روایات شمائل رسول کے شاعری پر معنوی اثرات

The Impact of Rwayat e shmaile Rsool (PBUH) on Arabic poetry.

ڈاکٹر عمرانہ شہزادی[1]

Abstract:

The arabic word shamail is the plural form of shimal, a word that acts as a root for words of many different meanings,some which are even antonymous.some of these meanings are temper, nature, character, mood and action, behaviour and attitude. Plural form of the words that are used in the form of shamail.

Islamic scholars have used the term in a more narrow sense than its broad lexical meaning, deriving a term that means the life story of a person,that is ,their biography. Over time the word has become more specified and it has become a term meaning " the human aspect, life style and personal life of Prophet Muhammad(pbuh)".

Shamail became a separate science at the end of the second half of 3rd century after the hijrah(AH) ,(9th century AD). It is known that the word shamail was first used and systematized by islamic scholar Tirmizi. No hadith, scholar or historian before him or any of his contemporaries used this term. Tirmizi's contribution to the field of shamail have been continued by later islamic scholars.

شمائلِ رسول کی تجلیات صحابہ کرام کے توسط سے محدثین کی کتب میں ضیا بار ملتی ہیں۔روایات میں آپ ﷺ کے گہر ہائے گراں مایہ اپنی تابانی میں بے مثال ہیں۔شمائل کی جمالیاتی کیفیات کا انتخاب جن شعرا نے کیا انھوں نے اپنے جذبات کو صوری محاسنِ رسول ﷺ سے لبریز کیا اور پھر جمالِ مصطفیٰ ﷺ کی قندیلیں جلائیں۔حضور ﷺ کے حسن صورت اور جمالِ صوری کے بارے میں روایات ہمیں کتبِ سیرت وشمائل میں تفصیل کے ساتھ چمکتی دمکتی نظر آتی ہیں۔نثری حوالے سے جو شہرت شمائلِ ترمذی کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کتاب کو حاصل نہ ہو سکی اس میں صاحبِ کتاب نے آپ ﷺ کے بارے میں صحابہ کرامؓ کے ایسے تمام اقوال نقل کیے ہیں جو آپ ﷺ کے شمائل کو نمایاں کرنے والے تھے۔

شعرائے کرام نے بھی جمالِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنے اپنے انداز میں شاعری میں سمویا ہے۔صدرِ اسلام میں سرورِ کائنات ﷺ کے سب سے بڑے اور عمدہ ترین مداح صحابہ کرامؓ تھے۔صحابہ کرامؓ نے نثری اور شعری دونوں انداز میں آپ ﷺ کے سراپا مبارک کو بیان کیا ہے۔اس مضمون میں صحابہ کرامؓ نے جس طرح نثری اور شعری انداز میں حضور ﷺ کے شمائل کا تذکرہ کیا ہے اس کا جائزہ لیں گے۔

عربی کے اولین نعت نگاروں میں ابوطالب اور امّ معبد کے نام آتے ہیں۔ابو طالب کی نعت منظوم اور امّ معبد کی منثور ہے اور عربی

[1] لائبریری انچارج واسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ عربی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد

ادب کی تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ ام معبد نے نثری انداز میں جو شمائلِ رسول ﷺ بیان کیے ہیں اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے متعدد عربی شعرا نے اسے منظوم کیا ہے اور حسان بن ثابت نے اس حوالے سے پورا نعتیہ قصیدہ کہ کر اپنے دیوان کو مزین کیا ہے۔

شمائل نبوی ﷺ کے حوالے سے اوّلین شعر آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے تخلیق کیا یہ شعر ان کے قصیدہ لامیہ کی روح اور جان ہے انھوں نے یہ شعر اس وقت کہا جب قریش نے خاندانِ بنو ہاشم کا مقاطعہ کر رکھا تھا اور حضور ﷺ شعب ابی طالب میں اپنے چچا کی زیر نگرانی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ابو طالب اس سلسلے میں کہتے ہیں:

وَابیَض یستقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصة للارامل (۱)

وہ گورا چٹا مکھڑا جس کا نام لے کر بادلوں سے بارش برسانے کی دعا کی جاتی ہے جو یتیموں کا ٹھکانہ اور بیواؤں کا سہارا ہے۔

ابو طالب کا یہ شعر بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے انھوں نے صرف ایک شعر کے ذریعے حضور ﷺ کے مابہ الامتیاز عناصر گنوا دیے۔

شمائل رسول ﷺ کے حوالے سے نثری انداز میں سب سے پہلے جس نے اپنے الفاظ کو آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے مزین کیا وہ امّ معبد ہیں۔ شمائل رسول کو بیان کرنے میں ان کے تاریخی کلمات کو اولیت حاصل ہے۔ امّ معبد نے حضور ﷺ کے حسن و جمال کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ ام معبد نے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک اور خداداد عظمت وجلال، ہیبت و وقار کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

رَأیتُ رَجلَا ظاهرَ الوَضاءَۃِ أبلَجَ الوَجهِ حَسنَ الخَلقِ لَم تَعِبهُ ثُجلَةٌ وَلَم تُذرِ بِهِ صَعلَةٌ وَسیمَا قسیمَا فِی عَینَیهِ دَعَجٌ وَفِی أشفارِهِ وَطَف وَفِی عُنقِهِ سَطَعٌ وَفِی صوتِهِ صَحَلٌ وَفِی لِحیَتِهِ كَثَاثَةٌ أزَجّ أقرَنَ اِن صَمتَ فَعَلَیهِ الوَقار وَاِن تَكَلَّم سَمَاهُ وَعَلَاهُ البهَاءُ فَهُو أجمَلُ النَاسِ وَأبهَاهُم مِن بَعِیدٍ وَأحسَنهُم وَأجمَلُهُم مِن قَرِیبٍ حُلوُ المَنطِقِ فَصلُ لَانَزرٌ وَلا هَذرٌ كَأنَّ مَنطَقَةَ خَرزَاتُ نَظمٍ یَتحَدَرنَ رَبعَةٌ لَایَأسَ مِن طُولٍ وَلا تَقتَحِمهُ عَینٌ مِن قِصرٍ، غُصنٌ بَینَ غُصنَینِ فَهو أنضَرُ الثَلَاثَةِ مَنظَرًا وَأحسَنهُم قَدرًا لَهُ رُفَقَاءُ یَحفُونَ بِهِ اِن قَالَ أنصَتوا لِقَولِهِ وَاِن اَمرَ تَبَادَروا اِلیٰ أمرِهِ مَحفُوذٌ مَحشُوذٌ لَا عَابِسٌ وَلا مُفنَدٌ (۲)

میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کا حسن نمایاں چہرہ حسین (چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن، گویا آفتاب)، ڈیل ڈول خوب صورت، نہ بڑے پیٹ کا عیب، نہ چھوٹے سر کا نقص، انتہائی خوب صورت، خوب رُو، آنکھیں سیاہ اور بڑی پلکیں دراز اور گھنی، اور گردن بلند، شیریں اور گونج دار آواز، ریش مبارک گھنی، ابرو خمیدہ اور درمیان سے پیوستہ، جب خاموش رہے تو باوقار، لب کشا ہو تو چہرے پر بہار اور چہرہ پر وقار، سب سے زیادہ بڑھ کر باجمال، دور و نزدیک سے دیکھنے میں یکساں حسین و جمیل، شیریں زبان، شیریں مقال، گفت گو نہ بے فائدہ نہ بے ہودہ، دہان سخن وا کرے تو موتی جھڑے، میانہ قد، نہ لمبا تڑنگا کہ دراز قامتی بری لگے، اور نہ پست کہ آنکھوں میں حرارت پیدا ہو، دو سر سبز شاخوں کے درمیان لچکتی ہوئی شاخ، جو حسین منظر اور عالی قدر ہو، اس کے خدام اور رفقا حلقہ بستہ، اگر وہ لب کشا ہوں تو غور سے سنیں، اور اگر حکم دیں تو تعمیل کے لیے دوڑ پڑیں، قابلِ رشک، قابلِ فخر، قابلِ احترام، نہ تلخ رو، نہ زیادتی کرنے

والا اور نہ ہی ظالم کو برداشت کرنے والا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمالِ صوری کا بیان جس خوبی سے امّ معبد نے کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، کیوں کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اوصاف، امتیازات اور خصوصیات بیان کی گئی ہیں وہ کوئی خیالی یا تصوراتی خاکہ نہیں بلکہ خود ممدوح کو سامنے رکھ کر بیان کی گئی ہیں اس لیے کہ انھوں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کیا تھا اس میں کچھ بھی مبالغہ آرائی نہیں، جو آنکھوں نے دیکھا وہ بیان کر دیا۔

حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں:

وَأحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِی　　　　وَأجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاء
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ　　　　کَأَنَّکَ قَدْخُلِقْتَ کَمَا تَشَاء (۳)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوب صورت کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر عیب سے پیدا کیا گیا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے پیدا کیا گیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

وَافِ وَمَاضِ شِهَا بُ یُسْتَضَاءُ بِهِ　　　　بَدْرُ أنارَ علیٰ کُلِّ الْأَمَاجِیدِ
مُبَارَکٌ کَضِیَاءِ البَدْرِ صُوْرَتُهُ　　　　مَا قَالَ کانَ قُضَاءُ غیرَ مَرْدُوْدِ (۴)

وعدہ کو پورا کرنے والے اور دشمن پر چڑھ جانے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسا چمک دار ستارہ ہیں جس کی روشنی سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چاند ہیں جس کی روشنی تمام معزز اور محترم لوگوں کو سرفراز کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برکت والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ چاند کی روشنی جیسا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بات فرما دیتے ہیں وہ تقدیر بن جاتی ہے اور ٹل نہیں سکتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ اقدس خاص طور پر ان کے پیش نظر رہا اور ہر شخص نے حسن نظر کے مطابق اپنے جذبات وخیالات کا اظہار کیا۔

حسان بن ثابتؓ مزید لکھتے ہیں:

مِثْلَ الهَلالِ مُبَارَکًا ذَا رَحْمَةٍ　　　　سَمْحَ الْخَلِیْقَةِ طَیِّبَ الْأَعْوَادِ (۵)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند کی طرح ہیں، برکت ورحمت والے ہیں، بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبیں مبارک کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

مَتیٰ یَبْدُ فِی الدَّاجی الْبَہِیم جَبِینُہٗ　　　یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجی الْمُتَوَقِّ

فَمَنْ　کَانَ　أَوْ　یَکُونَ　کَأَحْمَدِ(۶)

جب تاریکی کے سمندر میں ان کی پیشانی ظاہر ہوتی ہے تو وہ یوں چمکتی ہے جیسے کوئی روشن اور دہکتا ہوا چراغ روشن کر دیا گیا ہو۔ پہلے لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہ گزرا اور آئندہ بھی کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ہو سکتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کیجئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسانؓ کے اس شعر کا پورا پورا مصداق اور اس کی حقیقی تصویر تھے۔

غَدَاۃَ　أَتَاھم　یَھوِی　اِلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَالْقَمَرِ الْمُنِیْرِ(۷)

روشن چاند کی طرح چمکتے ہوئے چہرے والے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کی۔

حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں تو یہ مشہور ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے سب سے زیادہ عشق فرمانے والے تھے۔ آپؓ کے عشق کا چرچا فرش سے زیادہ عرش پر ہوتا تھا۔ آپؓ کے فضائل میں نازل شدہ آیات ربانی اور احادیث اس بات کی گواہ ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار فرماتے تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

امین　بالمصطفی　بالخیر　یدعوا　کضوء البدر زایله الظلام(۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اور بھلائی کی طرف بلانے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مثل چودھویں کے چاند کی روشنی کی مانند ہیں کیوں کہ چاند کی روشنی اندھیروں کو مٹا کر رکھ دیتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں:

کان وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کدارۃ القمر (۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے انور چاند کی طرح گول تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں

لو　کنت　من　شیء　سوی　بشر　کنت　المنور　لیلة　البدر(۱۰)

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کے سوا کوئی اور چیز ہوتے تو چودھویں رات کو روشن کرنے والا چاند ہی ہوتے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

مارأیت شیئاً أحسن من رسول اللہ کأن الشمش تجری فی وجھہ(۱۱)

میں نے نبی کریم ﷺ سے زیادہ حسین تر کسی کو نہیں دیکھا، یوں معلوم ہوتا تھا گویا آپ ﷺ کے چہرہ اقدس میں آفتاب روشن ہے۔

حضرت علیؓ نے یوں کہا:

اغرّ کضوء البدر صورة وجهه　　　جلا الغيم عنه ضوء ه متوقدا(۱۲)

چودھویں رات کے چاند کی طرح ان کے چہرے کی صورت روشن ہے، ابر کو اس کی روشنی نے چھانٹ دیا، پس چمک اٹھا۔

کعب بن مالکؓ کہتے ہیں:

يَمضى ويذمرنا عن غير معصية　　　كانه البدز لم يُطبَع عَلى الكذب(۱۳)

رسول اللہ ﷺ ہمیں ایسی باتوں پر آمادہ کرتے ہیں جو معصیت سے دور ہوتی ہیں اور انھیں نافذ کرتے ہیں۔ وہ گویا چودھویں رات کا چاند ہیں، کذب اور غیر واقفیت پر پیدا ہی نہیں کیے گئے۔

حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کے روئے مبارکہ کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ اس بات کا غماز ہے کہ آپ نہایت فصیح و بلیغ اور شاعری کا عمدہ ذوق رکھنے والی خاتون تھیں۔ انھوں نے اپنے جذبات کا اظہار یوں فرمایا:

وَلو سَمِعُو ا فِی مِصراَوْصاف خدِّهِ　　　لَما بَذَلوافِی سَوْمِ یُوسُف نَقد

لَوَامِی زُلَیخا لَوْرَأینَ جبِینه　　　لَآثرنَ بِالْقَطعِ الْقلُوْبِ عَلیٰ الأَیدِ(۱۴)

اگر مصر میں آپ ﷺ کے رخسار کے اوصاف وہ لوگ سن لیتے تو حضرت یوسفؑ کے سودے میں نقدی خرچ نہ کرتے۔ اگر زلیخا کی سہیلیاں آپ ﷺ کی جبین کو دیکھ لیتیں تو وہ ہاتھوں کی جگہ اپنے دلوں کو کاٹ لیتیں۔

ایک اور جگہ فرماتی ہیں:

لَنَا شَمسٌ وَلِلآفَاقِ شَمسٌ　　　وَشَمسِی خَیرٌ مِنْ شَمسِ السَّمَآءِ

فَاِنَّ الشَّمسَ تَطلَعُ بَعدَ فَجرِ　　　وَشَمسِی طَالِعٌ بَعدَالعِشَاءِ(۱۵)

ایک ہمارا آفتاب ہے ایک آسمان کا سورج، میرا آفتاب آسمان کے سورج سے بدر جہا بہتر ہے، اس لیے کہ آسمان کا سورج صبح کو طلوع ہوتا ہے اور میرا آفتاب عشا کے بعد۔

کعب بن مالکؓ کہتے ہیں:

فینا الرسول شهاب ثم یتبعه نور مضیء له فضل علی الشهب (۱۶)

ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو شہاب ثاقب کی طرح روشن تھے اور روشنی پھیلانے والا ان کا ذاتی نور مستزاد تھا، اس شہاب ثاقب کو دوسرے ستاروں پر فضیلت حاصل تھی۔

قطن بن الحارثہ الکلبیؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ انور کو بدرِ کامل قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

أغر كأن البدر سنة وجهه إذا ما بدا للناس فی حلل العصب (۱۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ حسین ہیں گویا بدر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس کا ہالہ ہے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عمامہ زیب تن فرماتے ہوئے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔

براء بن عازب فرماتے ہیں:

مَا رَأَيتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ فِی حُلَّةٍ حَمْرَآءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَ لَا بِالطَّوِيْلِ (۱۸)

میں نے سرخ جبہ میں ملبوس دراز زلفوں والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال کندھوں تک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کا حصہ زیادہ چوڑا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے نہ زیادہ چوڑے۔

طفیل بن عمرو الدوسیؓ کہتے ہیں:

وأن الله جلله بهاء وأعلی جده فی کل جد (۱۹)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے حسن وخوبی میں بہت اضافہ کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو ہر شان میں بلند کیا ہے۔

اُضید بن سلمہؓ روئے رسول کے بارے میں فرماتے ہیں:

ضخم الدسیعة كالغزالة وجهه قرنا تأزر بالمكارم وارتدی (۲۰)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ سخاوت کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ ہرن کی طرح خوب صورت ہے جو بلند مقام اور مرتبے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکارمِ اخلاق کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا۔

عبد اللہ بن رواحہؓ فرماتے ہیں:

فثبت　الله　ماأتاک　من　حسن　تثبیت موسی ونصرا کالذی نصروا(۲۱)

پس اللہ تعالیٰ نے جو حسن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے اس کو قائم رکھے جس طرح کے حضرت موسیٰ (کے حسن) کو قائم رکھا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی مدد کرے جس طرح کہ انھوں نے (یعنی امت موسیٰ نے) کی تھی۔

عبداللہ بن رواحہؓ کا ہی ایک اور شعر ہے:

تحمله　الناقةالأدناء　معتجرا　بالبرد کالبدر جلی نوره الظلما(۲۲)

چادر میں لپٹے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی میں سوار ہوئے اور بدر کی طرح ہیں جس کے نور سے تاریکی روشن ہو جاتی ہے۔

اس شعر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مدح کا بہترین شعر ہے جو عرب نے کہا۔

زبرقان بن بدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ لکھتے ہوئے کہتا ہے:

بَعْدَالّذِی　کَانَ　لَنا　هَادِیاً　مِنْ خَیْرَةٍ کَانَتْ وَبَدْرُ الظَّلَامِ(۲۳)

اس کے بعد انھوں نے ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا وہ تاریک رات میں چودھویں کا چاند تھے۔

حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں:

اَلَیْتُ مَا فِی جَمِیعِ النّاسِ مجتهدًا　مِنِی　أَلِیَّةَ　بَرٍ　غَیرِ　اِفْنَادِ
تَاللهِ مَا حَمَلَتْ اُنْثیٰ وَلَا وَضَعَتْ　مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْأمَةِ الْهَادِی(۲۴)

میں ایک سچی، پوری اور خیر خواہی والی قسم کھاتا ہوں، اللہ کی قسم! ساری دنیا کے لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے

مالک بن عوف کہتے ہیں:

مَااِنْ رَأَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِه　فِی النَّاسِ کُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدِ(۲۵)

دنیا کے تمام انسانوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ میں نے دیکھا اور نہ سنا۔

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

ما رأیت أحدا أشجع ولا أجود ولا اوضأ من رسول الله صلی الله علیه وسلم (۲۶)

میں نے کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر، زیادہ سخی اور زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں:

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم رَبعَةً من القومِ لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر، أَزْهَرَ اللّون لیس بالآدَمِ ولا الأبیض الأمْهَق رَجلُ الشّعَر لیس بالسَّبط ولا بِالْجَعْدِالْقَطَطِ (۲۷)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ دراز قامت تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ خوب صورت تھا، گندمی مائل نہ تھا، اور نہ ہی انتہائی سفید بلکہ سرخی مائل گورا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک گھنے، لٹکے ہوئے، گھنگھریالے نہ تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

ما مست حریرًا و لا دیباجًا ألین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، و لا شممت مسکًا و لا عنبرًا أطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (۲۸)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک ہتھیلی کو ریشم ومخمل سے زیادہ نرم وملائم محسوس کیا اور مشک وعنبر سمیت کوئی خوشبو، خوش بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ پاکیزہ ومعطر
نہیں پائی۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

کان النبی أحسن الناس، کان ربعة وهو الی الطول أقرب، بعید ما بین المنکبین، أسیل الخدین، شدید سواد الشعر، أکحل العینین، أهدب اذا وطیء بقدمه وطیء بکلها، لیس له إخمص اذا وضع رداءه عن منکبیه، فکأنه سبیکة فضة، و اذا ضحک یتلألأ فی الجدر لم أر مثله قبله و لا بعده (۲۹)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متناسب قد مائل بہ طوالت تھے، دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا، رخسار مبارک نرم وگداز، بال خوب گہرے سیاہ، آنکھیں سرگیں اور پلکیں دراز تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب گامزن ہوتے تو پورا قدم مبارک زمین پر لگاتے تھے۔ پیروں کے تلووں میں گڑھا نہ تھا۔ جب چادر مبارک شانہء اطہر پر رکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسین تر نظر آتے اور جب تبسم ریز ہوتے تو دیواریں جگمگا اٹھتیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے یا بعد کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا نہیں دیکھا۔

جابر بن سمرۃؓ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ضَلِیعَ الْفَم، أشْکَلَ الْعَیْنین، مَنْهُوسَ العقبین (۳۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں بڑی سرخی مائل اور پیروں کی دونوں
مبارک ایڑیاں کم گوشت، دبلی پتلی تھیں۔

حضرت عباسؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دندان مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افلج الثنتین اذا تکلم روی کالنور یخرج من بین ثنایاه (۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کے دونوں دانتوں میں کشادگی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

كان رسول الله ﷺ عظيم العنين آهدب الأشفار، مُشرَب العَين بحمرة (۳۲)

نبی اکرم ﷺ کی چشمان مبارک بڑی، پلکیں دراز اور آنکھوں میں سرخی کی لکیر تھی۔

صحابہ کرامؓ نے نہ صرف شعری انداز میں بلکہ نثری انداز میں بھی آپ ﷺ کے سراپا مبارک کو بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ترمذی کی ایک روایت ہے۔

عَنْ ابرَاهیم بِن مُحمَد من وَلَدِ عَليِ بْن طَالِب رضی اللہ عنہ قَال كَانَ عَليٌ إذَا وَصف رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بالطَّوِيلِ الْمُغطَّطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبعَةً مِنَ الْقَومِ لَمْ يَكُنْ بِالْجُعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشَرَّبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ الْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ (۳۳)

حضرت علیؓ کے پوتے محمد بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ رسول ﷺ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ ﷺ نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ ﷺ کے بال مبارک نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے تھے۔ آپ ﷺ کا جسم گوشت سے پر نہیں تھا اور چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا بلکہ کسی قدر گولائی تھی۔ آپ ﷺ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ سرگین اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ عام بدن بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے جب آپ ﷺ چلتے تو زور سے پاؤں سے اٹھاتے گویا بلندی سے اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے۔ آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ دل کے بڑے سخی، زبان کے نہایت سچے نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ ﷺ کو یک دم دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ ﷺ کو جان پہچان سے دیکھتا محبت کرتا اور آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا کہتا کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے آپ جیسا دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد۔

اب ذرا آپ ﷺ کا حلیہ مبارک شعری انداز میں بزبان حضرت علیؓ ملاحظہ کیجیے جس میں انھوں نے آپ ﷺ کے اعضائے جسمانی کے ہر پہلو کو نہایت خوب صورتی سے بیان کیا ہے:

قَرَنَ المَلَاحَةَ طِينَهُ وَالحُسْنَ صَارَ قَرِينَهُ

صَلّٰی عَلَیهِ اِلٰهُنَا

ملاحت حضور ﷺ کی سرشت میں ملی ہوئی تھی اور حسن خوبی آپ ﷺ میں پیوست ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

صَادَالقلوبَ　جَمَالُهٗ　شَاعَ　الاٰفَاق　جَلالُهٗ

صَلّٰے　عليه　اِلٰهُنَا

ان کے حسن و جمال نے سب کے دلوں کو شکار کرلیا ہے تمام عالم میں ان کی بزرگی مشہور ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

والبَدرُ　يَقصُر　نُورَهٗ　اِذْ　ما　استبانَ　ظُهُورَهٗ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهُنَا

اور چودھویں رات کا چاند اپنے نور میں کمی کرتا تھی جس وقت حضور ﷺ کا نور جلوہ ظہور فرماتا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

مَرْبُوعُ　قَدِ　كَانهٗ　وَاللّٰه　أعْظَمَ　شَانَهٗ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهُنَا

آپ ﷺ کا جسم اقدس میانہ تھا اور اللہ نے ان کا رتبہ نہایت بلند کردیا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

لٰكن　يُطَا　وِلُ　جَارَهٗ　وَهو　الْمفِيضَ　بِحارَهٗ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهُنَا

لیکن آپ ﷺ اپنے پاس والے سے دراز قد معلوم ہوتے تھے اور آپ ﷺ سخاوت کے دریا بہانے والے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اِذْ　مَا　يَمَا　شيهِ　اَحَدٌ　قَدْكَانَ　يعلِيهِ　الصَّمَدُ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهُنَا

جس وقت آپ ﷺ کے ہم راہ ہوکر کوئی چلتا تھا یقیناً اللہ بے نیاز آپ ﷺ کے قد کو اس سے بلند کردیتا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

وَالْعَظْمِ　كَانَ　لِهَامَتِهٖ　وَالْحسْنُ　كان　لِقَامَتهٗ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهُنَا

اور عظمت و بزرگی کے آثار ان کے چہرے پر نمایاں تھے اور حسن و خوبی ان کے قامت زیبا پر ختم تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

كاللّيلِ　سُودُ　شَعْرَهٗ　فَاضَ　العَجَائِبَ　بَحرَهٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک شب تاریک کی مانند سیاہ تھے ان کی دریادلی نے عجیب وغریب امور کا اضافہ فرمایا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

شَعْرُ الحَبِیبِ تَکَثَّرَ رَجلَا مَلِیحَا فِی الْوَرٰی

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

موئے مبارک محبوب خدا کے کثرت سے تھے تمام مخلوق سے خم دار اور ملیح ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

شَعْرٌ مَشِیطٌ لَا قَطَطٌ سُوْدٌ وَدُوْدٌ لَا سَبِطٌ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک شانہ کٹے ہوئے تھے نہ پچیدہ بلکہ سیاہ اور محبوب دلہا گھنگھر والے تھے لانبے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اِذْ مَا یُوَفِّرُ جُمَّتَہٗ لَیسَتْ تُجَاوِزُ شَحْمَتَہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

جس وقت یوفرہ (بال نرمہ گوش تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے موئے مبارک لٹکی ہوؤں کو تجاوز نہیں کرتے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ کَانَ أَزْھَرَ لَوْنُہٗ وَھُو المُبَارَکَ کَونُہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک روشن تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام وجود خیر و برکت تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عَظُمَتْ رَئْ وُ سِ عِظَا مِہٖ کَبُرَتْ وُجُوہُ مَرَامِہٖ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

بزرگ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہائے استخوانِ مبارک چہرہ ہائے مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظمت والے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَالخَطِّ تَجْرِی شَعْرَہٗ أَعْلٰی حُدُوْدِہٖ نَحْرَہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

خطِ مستقیم کی مانند موئے مبارک رواں تھے فوقانی جانب ان کے حدود کی پیش سینہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

أسفَلَ　حُدُوْدِهِ　سُرَةٌ　لِلنَا　ظِرِيْنَ　مَسَرَةٌ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهنَا

تحتانی جانب ان کے حدود کی ناف مبارک تھی ناظرین کے لیے ان کا مشاہدہ کرنا مسرت تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلْمَنْكَبَانِ　صَدْرَهُ　عَرِ ضَتْ　وَرُفِعَتْ　قَدْرَهُ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهنَا

آپ ﷺ کے دونوں دوش اور صدر مبارک وسیع تھے اور ہر ایک کی قدرومنزلت اللہ کے نزدیک بلند تھی

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

بالشَّعْرِ　زُيِّنَ　صَدْرَهُ　لَا　كُلَّهُ　بَلْ　صَدْرَهُ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهنَا

موئے مبارک کی وجہ سے صدر مبارک مزین تھا کل نہیں بلکہ صدر مبارک کا درمیانی حصہ ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

أَيْضَا　ذِرَا　عَا　هُ　بِهِ　وَالْمَنكبانِ　بِسِرْبِهِ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهنَا

آپ ﷺ کے دونوں بازو موئے مبارک کی وجہ سے مزین تھے اور ہر دو گوش نبوی موئے مبارک سے نہایت موزوں و مزین تھے

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عَيْنَاهُ　صادَ　قُلُوبَنَا　اللَّحظُ　صَارَ　طَلُوبَنَا

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهنَا

آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں نے ہمارے دلوں کو شکار کرلیا ہمارا مقصد صرف آپ ﷺ کا گوشہء چشم سے دیکھنا ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

كَمُلَ　السَّوَادُ　سَوَادُها　لِلْحاسِدِيْنَ　حِسَادُها

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهنَا

آنکھوں کی پتلیوں کی سیاہی نہایت کامل دل فریب تھی حاسدوں کے لیے ان کا حسد کرنا کامل ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلْعَيْنُ　عَيْنٌ　فِي　النَّظَرِ　بَلْ　كَانَ　عَيْنًا　ذَا　الْقَدَرِ

صَلّٰے　عليهِ　اِلٰهنَا

چشم مبارک دیکھنے میں چشمہ معلوم ہوتی تھی بلکہ وہ چشم عین مرتبہ والی شے تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عَیۡنٌ مُضِیٌ مُرۡتَفِعٌ عَیۡنٌ مَلِیٌ مُشَفِعٌ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنا

آپ ﷺ کی چشم مبارک مرتفع یعنی وسیع اور گزرنے والی تھی لیکن چشمان مبارک نے مخلوق کو خوبی عطا فرمائی ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلۡعَیۡنُ تَنۡفَعُ فِے الثَّرٰے عَیۡنَاہٗ حَسَنَتِ الوَرٰے

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنا

چشمہء آب زمین میں نافع ہے لیکن آپ ﷺ کی چشمان مبارک نے مخلوق کو خوبی عطا فرمائی ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلۡعَیۡنُ تَنۡفَعُ فِے التَّمۡرِ عَیۡنَاہٗ ذَا النَّظَرِ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنا

چشمہء آب میوہ جات میں نافع ہے لیکن آپ ﷺ کی چشمان مبارک اربابِ نظر کو زندہ کر دیتی ہیں ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

أیضا بَیاضُہٗ قَدۡکَمُلَ وَالۡحُسۡنُ فِیہِ مُشۡتَمَلُ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنا

ان کی سفیدی بھی بے شک مرتبہء کمال پر تھی اور حسن اس میں ملا ہوا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدۡ شَاعَ فِیۡھَا حُمۡرَۃٌ لِلنَّاظِرِیۡنَ مَسَرَّۃٌ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنا

یقیناً اس سفیدی میں گلابی پن منتشر تھا جو ناظرین کے لیے مسرت بخش تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

لِلۡجُوۡدِ وَسَّعَ کَفُّہٗ عَنۡ کُلِّ بُخۡلٍ کَفُّہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنا

آپ ﷺ کا کفِ دست بخشش کے لیے کشادہ تھا ہر بخل سے آپ ﷺ نے اس کو باز رکھا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدَمَاہُ أیضا وُسِعَا فِی العَرۡشِ لَیۡلًا رُفِعَا

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنا

ہر دو قدم آپ ﷺ کے فراخی دیے ہو گئے تھے عرش پر شب قدر میں بلند کیے گئے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

مِنۡ تَحۡتِ کَانَتۡ رِفۡعَۃٌ وَلِعَیۡنِ ذَاتِہٖ رِفۡعَۃٌ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے بزرگی کا حصول تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفیس ذات میں سراپا بزرگی تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اِنْ کَانَ یَمْشِي یَبْتَدِرْ فَکَأَنَّ صَبَبًا یَنْحَدِرْ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسافت قطع فرماتے تو شادابی سے چلتے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نشیب میں اترتے ہیں ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ کَانَ أَبْیَضَ مُشْرَبًا وَلِعَاشِقِیْہِ مُطْرَبًا

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

اس میں شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ وسفید تھے اور اپنے عشاق کے لیے مسرت بخش تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

بِالْوَسْعِ کَانَ جَبِیْنُہٗ فِي الْعِشْقِ کَانَ جَنِیْنُہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک فراخ تھی اور قلبِ مبارک عشقِ خدا میں مستغرق تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَالْقَوْسِ کَانَ حَوَاجِبُہٗ قَدْ کَانَ یَفْرَحُ خَاطِبُہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

ابروہائے مبارک کمان کی طرح کجی و درازی میں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے والا گفتگو میں خوش ہو جاتا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَانَتْ سَوَا بِغ تَنْفَصِلْ لَیْسَتْ تُقَارِنْ تَتَصِلْ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

ہر دو ابرو بتمامہ ایک دوسرے سے جدا تھیں وہ دونوں ایک دوسرے سے ملی جلی نہ تھیں ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عِزْقٌ تَبَارَکَ شَانُہٗ فِي الْبَیْنِ کَانَ مَکَانُہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

ایک رگ جس کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بزرگ ہے دونوں ابروؤں کے درمیان ان کی جگہ تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَانَتْ تَدِرُّ بِغَیْظِہٖ لَافِي مَلَاحَۃ فَیْضِہٖ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

وہ رگ حالت غیظ میں جنبش میں آتی نہ حالتِ فیضِ ملیح میں ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

وَالأَنْفُ حَسُنَتْ ذَاتُها أَقْنَى أَشَمُّ صِفَاتُها

صَلّٰی علیہِ اِلٰهُنَا

اور بینی مبارک نفس ذات میں حسن وخوبی تھی دراز وباریک بلند وہموار اس کے صفات تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عِرْنِينُها قَدِارْتَفَعْ وَ السَّمْعُ مِثْلُهُ مَا سُمِعْ

صَلّٰی علیہِ اِلٰهُنَا

بینی مبارک کی دیواریں بلند تھیں اور گوش مبارک کی مانند کوئی گوش سنا نہیں گیا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

يَعْلُوهُ نُورٌ بِالْيَقِينِ لَسَبى قُلُوبَ العاشِقِينَ

صَلّٰی علیہِ اِلٰهُنَا

یقیناً اس بینی مبارک سے نور بلند ہوتا تھا البتہ وہ بینی عاشقوں کے دلوں کو گرفتار کرتی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ فَاقَ لِحْيَتُهُ اللُّحىٰ أَلْوَانُهَا نُورُ الدُّجى

صَلّٰی علیہِ اِلٰهُنَا

یقیناً آپ ﷺ کی داڑھی مبارک تمام داڑھیوں پر فوقیت رکھتی تھی رنگ اس کا نور دجی تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

كَثُّ الْمَحاسِنِ نِعْمَةٌ وَلِكُلِّ نَفْسٍ رَحْمَةٌ

صَلّٰی علیہِ اِلٰهُنَا

انبوہی ریش مبارک کی نعمتِ عظیم ہے اور ریش مبارک ہر شخص کے حق میں رحمت ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْكَانَ خَدّاهُ السَّهلَ وَالنُّورُ بِهِماقَدْنَزَلَ

صَلّٰی علیہِ اِلٰهُنَا

یقیناً آپ ﷺ کے دونوں رخسار مبارک نرم تھے اور ان دونوں سے روشنی اترتی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

كَمُلَ الْمَحَاسِنُ فِي فَمِهِ مَلَأَ الْوَرٰى بِمَكَارِمِهِ

صَلّٰی علیہِ اِلٰهُنَا

تمام خوبیاں دہان مبارک میں بوجہ کمال تھیں اپنے مکارم اخلاق سے خلق کو پُر کر دیا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

فِي فِيهِ كَانَتْ وُسْعَةٌ فِي كُلِّ لَفْظِهِ نِعْمَةٌ

صَلّٰی علیہِ اِلٰهُنَا

آپ ﷺ کے دہان مبارک میں معتدل فراخی تھی ہر سخن میں دہان مبارک نعمتِ عظیم تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

أَسْنَانُهُ قَدِانْفَرَجَ وَالنُّورُ فِيها امْتَزَجَ

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

دندان مبارک بہ تحقیق کشادہ تھے اور نور ان میں بھرا ہوا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

فَاقَ الْخَلَائِقَ جِیْدُہٗ فِی الْحُسْنِ کَانَ مَزِیدُہٗ

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

خلائق کی گردنوں سے آپ ﷺ کی گردن مبارک بلند تھی حسن میں ان سے آپ ﷺ کی گردن بڑھی ہوئی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَانَتْ صَفَائً کَفِضَّۃٍ فِیھَا قَلَائِدُ عِزَّۃٍ

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

گردن مبارک جلائیت میں مانند صفائی نقرہ تھی اس گردن میں عزت وحرمت میں قلادے پڑے ہوئے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْاُحْکِمَتْ اَعْضَائُ ہٗ قَدْاُتْلِفَتْ اَعْدَائُ ہٗ

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

یقیناً آپ ﷺ کے اعضا محکم کیے گئے تھے بہ تحقیق آپ ﷺ کے دشمن ہلاک کیے گئے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلْمَائُ یَنْبَعُ عَنْھُما قَدْ کَانَ وَطْئُہٗ مَرْحَمَا

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

آپ ﷺ کے قدموں سے پانی چشمہ کی مانند جاری ہوتا تھا اور آپ ﷺ کی رفتار عین رافت و مہربانی تھی۔

وَالْمَشْیُ کَانَ تَکَفِّیًا لِلْحسْنِ کَانَ مُوَفِّیًا

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

آپ ﷺ کی رفتار شتابی وچستی کے ساتھ تھی حسن وخوبی کو وہ رفتار پورا کرنے والی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ طَالَ زَنْدُ حَبِیْبِنَا مِنْہُ صلاحُ قُلُوْبِنا

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

بے شک بند وبست ہمارے حبیب مصطفی ﷺ کے دراز تھے انھیں کے ساتھ ہمارے دلوں کی اصلاح ودرستی متعلق ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْکَانَ خَلْقُہٗ یَعْتَدِلُ وَالْحُسْنُ فِیہِ مُشْتَمِلُ

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنَا

بے شک خلقت میں آپ ﷺ اعتدالی حالت رکھتے تھے اور حسن و جمال آپ ﷺ میں مشتمل تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

لَیسَ الهُزَالُ بِوَضعِهِ لَاشَحْمَ فِیها بِوَصفِهِ
صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

آپ ﷺ کی وضع وخلقت میں لاغری نہ تھی اور نہ فربہی جس سے آپ ﷺ متصف ہو سکتے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

وَالْھَاشِمی مُتَکلِّم مِنْ هِجرِهِ مُتَألِّم
صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

اور ہاشمی آپ ﷺ کے اوصاف کو بیان کرنے والا ہے اور آپ ﷺ کے ہجر وجدائی میں دردناک ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عَنْ دَرْکِ وَصفِهِ جَاهِلُ وَبِقَصْرِ فَهمِهِ قَائِلُ
صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

ان کے وصف کے دریافت کرنے سے جاہل ہے اور قصور اپنے فہم کا قائل ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اللّٰہ یَعْلَمُ شَانَهُ وَهو العَلِیمُ بَیَانَهُ
صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا

اللہ ہی ان کی شان کو خوب جانتا ہے اور وہی جانتا ہے اس کے بیان کرنے کو ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

یَا رَبِّ صَحِّحْ سقمَهُ بِالفَضلِ دَمِّرْ جرمَهُ
صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنا(۳۴)

اے میرے پروردگار اس کی بیماری کو صحت عطا فرما اور اپنے فضل سے اس کے جرم کی بیخ کنی کر دے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

غرض یہ کہ آپ ﷺ ہر لحاظ سے حسن وکمال کا پیکر ہیں۔تقویٰ و پاکیزگی کا مظہر ہیں۔ وہ تمام پیغمبرانہ اوصاف جو چہرہء نبوت کا غازہ ہیں آپ ﷺ کی ذات میں موجود ہیں۔صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے شمائل کے بارے میں جو کچھ کہا وہ بالمشاہدہ و بالمشافہ تھا۔لہٰذا ان کی شاعری ہمارے لیے ہدایت اور مشعلِ عمل ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ۱/۲۹۵
۲۔ حسان بن ثابت، دیوان، ص: ۱۴۰-۱۴۲
۳۔ حسان بن ثابت، دیوان، ص: ۶۶
۴۔ أیضاً، ص: ۱۳۷
۵۔ أیضاً، ص: ۱۳۸
۶۔ أیضاً، ص: ۱۵۸
۷۔ أیضاً، ص: ۲۷۹
۸۔ طبقات الشافعیۃ الکبری، ۱۶۱/۴
۹۔ السیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبری، تحقیق، الدکتور خلیل ھراس، مطبعۃ المدنی دار الکتب الحدیثۃ، باب ماجاء فی صفۃ خلقہ، ۱۷۸-۱۷۹/۱
۱۰۔ السیرۃ النبویۃ والآثار المحمدیۃ، الجزء الثالث، ص: ۲۱۲
۱۱۔ السیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبری، باب ماجاء فی صفۃ خلقہ، ۱/۱۸۰
۱۲۔ علی بن ابی طالب، دیوان، ص: ۶۳
۱۳۔ کعب بن مالک، دیوان، تحقیق، سامی مکی العانی، بغداد، مکتبۃ النھضۃ، ۱۹۶۶ھ/ ۱۳۸۶ء، ص: ۱۷۵
۱۴۔ ارشاد شاکر اعوان، عہد رسالت میں نعت، ص: ۱۰۴
۱۵۔ أیضاً ۱۶۔ کعب بن مالک، دیوان، ص: ۱۷۴
۱۷۔ العسقلانی، ابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، مصر، مکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء، ۳/۲۲۹
۱۸۔ شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق الرسول، ص: ۱۱
۱۹۔ العسقلانی، ابن حجر، الاصابہ، ۲/۲۱۷
۲۰۔ ابن اثیر، عبدالکریم الجزری، عزالدین، اسد الغابہ، طہران، المکتبۃ الاسلامیۃ، ۱/۱۰۱
۲۱۔ ولید قصاب، الدکتور، دیوان عبداللہ بن رواحہ ودراسۃ فی سیرتہ وشعرہ، دارالعلوم، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲، ص: ۱۵۹
۲۲۔ أیضاً، ص: ۱۶۴ ۲۳۔ ایضاً
۲۴۔ حسان بن ثابت، دیوان، ص: ۱۵۵
۲۵۔ ابن اثیر، عبدالکریم الجزری، عزالدین، اسد الغابہ، ۲۹۰/۴، العسقلانی، ابن حجر، الاصابہ، ۳۳۲/۳، واقدی، محمد بن عمر، المغازی، تحقیق، مارسدن جونس، نشر دانش اسلامی، ۱۴۰۵ھ، ۲/۹۵۶
۲۶۔ السیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبری، باب ماجاء فی صفۃ خلقہ، ۱/۱۸۰
۲۷۔ أیضاً: ۱/۱۷۹
۲۸۔ أیضاً: ۱/۱۸۴
۲۹۔ أیضاً: ۱/۱۸۴
۳۰۔ أیضاً: ۱/۱۸۰
۳۱۔ أیضاً: ۱/۱۰۶
۳۲۔ أیضاً: ۱/۱۸۰
۳۳۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی،
۳۴۔ دیوان حضرت علیؓ (مترجم)، کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، ایجوکیشن پریس، ص: ۲۰۲-۲۱۱